احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے
روزنامہ
الفضل ربوہ
CPL 61
PH: 0092 4524 213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
منگل 29- فروری 2000ء - 22- ذی قعدہ 1420 ہجری - 29 تبلیغ 1379 ہش جلد 50-85 نمبر 49

یتیم کے مال کی امانت

حضرت شعیبؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا

میرے پاس کوئی مال نہیں اور میں ایک یتیم کا کفیل ہوں فرمایا- یتیم کے مال میں سے کھاؤ مگر اسراف نہ کرو- اور اپنے مال کو یتیم کے مال کے ذریعہ نہ بچاؤ-

(مسند احمد مسند المکثرین- حدیث 6459)

بہترین گھر وہ ہے جہاں یتیم کے ساتھ عمدہ سلوک ہو اور بدترین گھر وہ ہے جہاں یتیم سے بدسلوکی ہوتی ہو

نوع انسان سے شفقت اور ہمدردی کرنا بہت بڑی عبادت ہے

یہ امر اخلاق کے خلاف ہے کہ ایک بھائی کو تکلیف میں دیکھ کر اس کا ساتھ نہ دیا جائے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے خطبہ جمعہ فرمودہ 25 فروری 2000ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

(خطبہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن-25 فروری 2000ء- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں بیت الفضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے مخلوق خصوصاً یتامیٰ کے حقوق اور اخلاق کے عمومی موضوع پر روشنی ڈالی- حضور ایدہ اللہ کا خطبہ ایم ٹی اے نے بیت الفضل سے لائیو ٹیلی کاسٹ کیا- ساتھ میں کئی زبانوں میں رواں ترجمہ بھی نشر کیا گیا-

حضور ایدہ اللہ نے سورہ نساء کی آیت نمبر 37 کی تلاوت کے بعد اس موضوع سے متعلق بعض احادیث بیان فرمائیں جن میں حضرت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اپنے زیر کفالت یتیم کے مال سے صرف اسقدر کھاؤ کہ نہ فضول خرچی ہو اور نہ اسراف ہو- اور نہ اس کے مال سے اپنا مال بڑھاؤ- یہ بھی فرمایا کہ جہاں روپیہ ڈوبنے کا بھی خطرہ ہو وہاں یتیم کا روپیہ نہ لگاؤ- ایک امیر عورت کو فرمایا کہ تمہارا اپنے خاوند اور زیر کفالت یتیم پر خرچ کرنا صدقہ اور قرابت داری کے دوہرے اجر کا مستحق ہوگا- فرمایا جس نے یتیم بچے کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرا اس کے ہر بال کے بدلے نیکی شمار ہوگی- جس نے یتیم بچے یا بچی کی کفالت کی وہ میرے ساتھ جنت میں اس طرح ہوگا جس طرح دو انگلیاں آپس میں جڑی ہوتی ہیں- فرمایا بہترین گھر وہ ہے جہاں یتیم کے ساتھ عمدہ سلوک ہوتا ہو اور بدترین گھر وہ ہے جہاں یتیم سے برا سلوک ہوتا ہو- فرمایا یتیم کے مال کو تجارت میں لگاؤ تاکہ زکوٰۃ دیتے دیتے وہ ختم نہ ہو جائے-

حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود کے ارشادات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ سورہ فاتحہ میں جو صفات بیان ہوئی ہیں وہ اللہ کے اخلاق ہیں اس میں بندے کو بھی حصہ لینا چاہئے- حضور ایدہ اللہ نے فرمایا جس طرح اللہ کی ربوبیت سارے عالم پر محیط ہے اسی طرح بندے کو بھی اپنے اخلاق کا دائرہ ساری دنیا پر پھیلانا چاہئے- حضرت مسیح موعود نے فرمایا میری تو حالت یہ ہے کہ اگر کسی کو درد ہو اور میں نماز میں مصروف ہوں تو چاہتا ہوں کہ نماز توڑ کر بھی اسے فائدہ پہنچا سکتا ہوں تو پہنچاؤں- یہ امر اخلاق کے خلاف ہے کہ ایک بھائی کو تکلیف میں دیکھ کر اس کا ساتھ نہ دوں- اگر اور کچھ نہیں کر سکتے تو دعا ہی کرو- غیروں کے ساتھ بھی اخلاق کا نمونہ دکھلاؤ-

حضور ایدہ اللہ نے جس آیت کی تلاوت فرمائی تھی اس کی تشریح میں حضرت مسیح موعود نے فرمایا قرآن جس قدر والدین کے حقوق بیان کرتا ہے کسی اور کتاب میں اس تفصیل سے بیان نہیں ہے- یتیموں مسکینوں اور قرابت داروں سے احسان کا سلوک کرو- خدا کسی ایسے شخص کو دوست نہیں رکھتا جو تکبر کرنے والا ہو اور رحم کرنے والا نہ ہو- ہمسائیگی کے حقوق کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چالیس کوس تک ہمسایہ کے حقوق ہیں- حضرت مسیح موعود نے فرمایا تواضع اور مسکنت عمدہ شے ہے جو باوجود محتاج ہونے کے تکبر کرتا ہے اسے چاہئے کہ عاجزی اختیار کرے- حضرت مسیح موعود نے سو کوس تک کے لوگوں کو ہمسایہ قرار دیا- حضور نے فرمایا جماعت احمدیہ کے افراد ہزاروں کوس دور کے احمدیوں کی بھی خدمت کرتے ہیں- حضرت مسیح موعود نے فرمایا اگر کسی سے غلطی یا قصور ہو جائے تو اسے معاف کر دیں- ابتلاء کے دنوں میں فرمایا ہر شخص اپنی اصلاح کرے- حضور ایدہ اللہ نے فرمایا آج بھی ابتلاء کے دن ہیں جماعت اسی طرح کمزوری کی حالت میں دوسروں کے رحم و کرم پر ہے جن میں کوئی رحم نہیں- حضرت مسیح موعود نے فرمایا کمزوروں کو حقیر اور ذلیل نہ سمجھیں ان کی عزت اور قدر کریں- مومن کی شرط ہے کہ اس میں تکبر نہ ہو انکساری اور عاجزی ہو- یہ خدا کے ماموروں کا خاصہ ہے اور سب سے بڑھ کر ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریق تھا- نوع انسان سے شفقت اور ہمدردی کرنا بہت بڑی عبادت ہے- حضور ایدہ اللہ نے فرمایا حضرت مسیح موعود کی ان نصائح کو دوسروں میں بھی بیان کرتے رہیں- اگر آج کسی کے دل کا دروازہ نہیں کھلا تو کل کو ضرور کھل جائے گا-

حضرت زینبؓ کے لمبے ہاتھ

حضرت زینبؓ فقراء اور مساکین کی صدقہ وخیرات سے بہت مدد کیا کرتی تھیں حتیٰ کہ ان کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ گواہی بھی موجود ہے-

اسرعکن لحاقاً بی اطولکن یدا

یعنی تم میں سے (ازواج مطہرات) مجھے سب سے پہلے وہ آن ملے گی جس کے ہاتھ لمبے ہوں گے- چنانچہ حضرت زینبؓ نے آنحضورؐ کے بعد سب سے پہلے وفات پائی اور تب ازواج مطہرات کو یہ بات سمجھ میں آئی کہ لمبے ہاتھ سے مراد صدقہ وخیرات کی عادت تھی- حضرت عائشہؓ کی بیان فرمودہ اس روایت میں ان کی بھی گواہی ہے کہ وہ اپنے ہاتھ سے کام کرتی تھیں اور صدقہ کرتیں-

(مسلم کتاب فضائل الصحابہ باب من فضائل زینب)

حضرت عائشہؓ نے حضرت زینبؓ کی وفات پر فرمایا-

کہ آج ایک ایسی فقید المثال خاتون رخصت ہوئی ہے جو یتامیٰ اور بیوگان کی بہت نگہداشت کرتی تھیں-

(طبقات ابن سعدؒ جلد 8 ص 110 حالات حضرت زینب بنت جحش)

خدا کی راہ میں خرچ کرنے کی اس قدر عادت تھی کہ ایک دفعہ حضرت عمرؓ نے ان کا سالانہ خرچ بھیجا تو اس پر انہوں نے ایک کپڑا ڈال دیا اور برزہ بنت رافع کو حکم دیا کہ میرے رشتہ داروں اور یتامیٰ کو یہ مال تقسیم کر دو اس نے کہا کیا سب کا سب؟ آپ نے فرمایا سبحان اللہ اس نے کہا کہ آخر ہمارا بھی تو کچھ حق ہے- آپ نے فرمایا کپڑے کے نیچے جو کچھ بچا ہے وہ تمہارا ہے دیکھا تو پچاسی (85) درہم نکلے-

(طبقات ابن سعد جلد 8 ص 109)

خصوصی درخواست دعا

○ محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت کی صحت اب خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے بہتر ہو رہی ہے- کولہے کی ہڈی جڑ گئی ہے- مولانا موصوف اٹھنے بیٹھنے لگ گئے ہیں ابھی چلنا شروع نہیں کیا- لیکن ضعف بہت ہے اور گاہے گاہے سخت کمزوری محسوس کرتے ہیں احباب کرام سے درخواست ہے کہ مولانا موصوف کی جلد اور کامل صحت یابی کے لئے دعا کریں مولا کریم اس فدائی خادم دین کو جلد مکمل شفا عطا فرمائے- آمین

خطبہ جمعہ

جو شخص قرآن کو پڑھتا ہے جبکہ اس کا پڑھنا اس کے لئے بڑا مشکل ہے تو اس کے لئے دُھرا اجر ہوگا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف غم کی حالت میں نازل ہوا ہے تم بھی اسے غم ہی کی حالت میں پڑھا کرو

احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت اقدس مسیح موعود کے حوالہ سے قرآن مجید کے فضائل و برکات و تاثیرات کا تذکرہ

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ 26 نومبر 1999ء بمطابق 26 نبوت 1378 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورہ بنی اسرائیل آیت نمبر 10 کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

اس کا سادہ ترجمہ یہ ہے یقیناً یہ قرآن اس (راہ) کی طرف ہدایت دیتا ہے جو سب سے زیادہ قائم رہنے والی ہے اور ان مومنوں کو جو نیک کام کرتے ہیں بشارت دیتا ہے کہ ان کے لئے بہت بڑا اجر (مقدر) ہے۔

قرآن کریم کے تعلق میں اور اس کی اہمیت کے پیش نظر اور رمضان شریف بھی قریب آرہا ہے اور تلاوت قرآن کریم پر بہت زور ہوگا میں نے چند اقتباسات احادیث کے چنے ہیں جو قرآن کریم کی عظمت کو دلوں پہ گہری طرح جماتی ہیں اور کچھ حضرت مسیح موعود (-) کے اقتباسات ہیں جو میں نے چنے ہیں۔ ہو سکتا ہے یہ خطبہ ان تمام اقتباسات کے لئے کافی نہ ہو تو جو بقیہ بچیں گے وہ انشاء اللہ اگلے خطبہ میں پیش کر دیئے جائیں گے اور اگلے خطبہ کے ساتھ ہی پھر اس کے بعد رمضان کا شروع ہونے والا خطبہ بعد میں آنے والا ہے ان دونوں کو اکٹھا انشاء اللہ ملا دوں گا۔

پہلی روایت جو پیش کی جارہی ہے یہ ترمذی کتاب فضائل القرآن سے لی گئی ہے۔ ابو سعید سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ”ربّ عزوجل فرماتا ہے کہ جسے قرآن کریم اور میرے ذکر نے مجھ سے مانگنے سے باز رکھا تو جو کچھ میں مانگنے والوں کو دیتا ہوں اس میں سے بہترین اسے دوں گا“۔ اب مانگنے سے باز رکھا یہ بہت ہی اہم نکتہ ہے جس کو سمجھ لینا چاہئے۔ مراد یہ ہے کہ بعض لوگ ذکر الٰہی میں ایسے مصروف رہتے ہیں اور قرآن کریم کی تلاوت میں کہ ان کو اپنے لئے مانگنے کی ہوش ہی نہیں ہوتی اور ذکر الٰہی کا مضمون ہر وقت دل پہ طاری رہتا ہے تو ایسے لوگوں کے لئے مانگنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کی احتیاج کو جانتا ہے ’اللہ جانتا ہے کہ ان کو کیا ضرورت ہے۔

جیسے حضرت موسیٰؑ کی یہ خاص دعا جو میں ہمیشہ بڑی محبت سے ذکر کیا کرتا ہوں (-) اے خدا میں تو فقیر بنا بیٹھا ہوں مگر اس کے لئے جو تو جانتا ہے کہ مجھے ضرورت ہے۔ مجھے تو اپنی حاجتوں کا بھی علم نہیں۔ تو اس لئے ذکر الٰہی میں مشغول رہنا اور اللہ تعالیٰ کی یاد میں اپنی زندگی گزارنا اور مانگنے کا وقت بھی نہ رہنا یا مانگنے کا خیال ہی نہ آنا یہ بات اللہ تعالیٰ کو بہت پسند آتی ہے اور فرماتا ہے کہ میں اسے بہترین اجر دوں گا۔ جتنے مانگنے والے لیتے ہیں اس سے بھی زیادہ اجر ان کو دوں گا۔ ”جو کچھ میں مانگنے والوں کو دیتا ہوں اس میں سے بہترین اسے دوں گا۔“ یہ الفاظ ہیں ”اور کلام اللہ کی ہر دوسرے کلام پر فضیلت ایسے ہی ہے جیسے اللہ تعالیٰ کی فضیلت اس کی تمام مخلوق پر۔“

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا لوگوں میں سے اللہ کے بھی عزیز ہوتے ہیں لفظ اہل استعمال ہوا ہے اور اہل سے مراد بچے بھی ہو سکتے ہیں خاندان والے بھی ہو سکتے ہیں مگر بچے اور خاندان والے تو اللہ تعالیٰ کے ہوتے کوئی نہیں اس لئے اس کا اردو میں بہترین متبادل ترجمہ عزیز ہے ’اللہ کے لئے عزیز ہوتے ہیں‘ اس کے پیارے اپنوں کی طرح ہوتے ہیں۔ تو انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ”آنحضرت ﷺ نے فرمایا لوگوں میں سے اللہ کے بھی عزیز ہوتے ہیں۔ عرض کیا گیا کہ ان میں سے اللہ کے عزیز کون ہیں؟ آپؐ نے فرمایا قرآن والے اللہ کے عزیز ہیں اور اس کے خاص بندے ہیں۔“ وہ جو قرآن سے محبت کرتے ہیں وہ قرآن والے ہیں جو خدا کو عزیز ہیں۔

بخاری کتاب فضائل القرآن سے یہ حدیث لی گئی ہے۔ ”حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم میں سے بہترین وہ ہے جس نے خود قرآن کریم پڑھا اور دوسروں کو پڑھایا“۔ تو اس کثرت سے جماعت میں خدا کے فضل سے قرآن کریم پڑھنے اور پڑھانے والے موجود ہیں اور خاص طور پر عورتوں کو اس کا بہت شوق ہوتا ہے اور بہت سی عورتیں میں جانتا ہوں بکثرت عورتیں ہیں جماعت میں جن کا شغل ہی یہ ہے کہ قرآن کریم پڑھیں اور آگے لوگوں کو پڑھائیں۔ بہت سے ہمارے بچے ہیں جو ان عورتوں سے پڑھ کر جوان ہوئے ہیں اور بچپن ہی سے قرآن کریم کی محبت ان کے دل میں داخل ہو گئی ہے۔

تو اس سلسلہ میں میں نصیحت کرتا ہوں خواتین کو کہ پڑھنا‘ ظاہری طور پر پڑھ لینا اور اس کو آگے پڑھانا کافی نہیں ہوا کرتا کوشش کریں کہ قرآن کریم کے مفاہیم کو سمجھیں اور جب بچوں کو پڑھائیں تو ان کے دل میں بھی قرآن کا مفہوم اترے۔ اس سے عام پڑھانے کی نسبت زیادہ ثواب ملے گا۔ اور درجہ بدرجہ اللہ تعالیٰ لوگوں کو توفیق عطا فرماتا رہتا ہے۔ ان خواتین کی اپنی تربیت ہوگی اور مرنے سے پہلے پہلے قرآن کریم کے بہت سے مفاہیم ان کے دل پر روشن ہو چکے ہوں گے۔

حضرت زید سے روایت ہے صحیح مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین میں یہ کہتے ہیں کہ ”انہوں نے ابو سلام سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ ابو امامہ الباہلی نے مجھے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ قرآن پڑھو کیونکہ وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کے لئے بطور شفیع آئے گا۔“ قرآن کریم بھی بطور شفیع آئے گا‘ رسول اللہ ﷺ بھی بطور شفیع ہوں گے‘ ان دونوں کا فرق کیا ہے؟ دراصل آنحضرت ﷺ تو شفیع ہیں بالارادہ اور قرآن کریم ان معنوں میں شفیع ہوگا جن معنوں میں آپ آخر پر قرآن کریم کی تلاوت ختم کرنے کے بعد یہ دعا کرتے ہیں (-) کہ اے میرے اللہ اس کتاب کو میرے حق میں حجت بنا دے۔ گویا مطلب یہ ہے کہ میں نے اس کے سارے تقاضے پورے کرنے کی کوشش کی ہے تو یہ قرآن میرے حق میں گواہی دے دے۔ پس ان معنوں میں قرآن کریم شفیع ہوگا ورنہ بالارادہ شفاعت تو صرف آنحضرت ﷺ کو سب شفیعوں سے زیادہ عطا کی گئی ہے۔

ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ ”براء بن عازب سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا قرآن کو اپنی آوازوں سے مزین کرو۔“ قرآن تو زینت بخشنے والا ہے‘ قرآن کو تو زینت

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

نہیں بخشی جاسکتی مگر جب اچھی آواز سے تلاوت کی جائے تو زیادہ گہرا اثر پڑتا ہے تو ان معنوں میں قرآن کو اپنی آوازوں سے مزین کرو یعنی زیادہ اچھی آواز میں تلاوت کرنے والا دوسرے کے دل پر زیادہ گہرا اثر ڈالتا ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ایک بخاری باب حسن الصوت بالقراءۃ سے روایت لی گئی ہے۔ آپ عرض کرتے ہیں کہ ”آنحضرت ﷺ نے مجھے فرمایا۔ قرآن مجید سناؤ۔ میں نے حیران ہو کر عرض کیا کہ حضور' یا رسول اللہ! میں آپؐ کو قرآن سناؤں حالانکہ قرآن آپؐ پر نازل کیا گیا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا دوسرے سے قرآن سننا مجھے بہت اچھا لگتا ہے۔ تب میں نے سورۃ النساء کی تلاوت شروع کی۔ جب میں اس آیت پر پہنچا کہ ”کیا حال ہو گا جب ہم ہر ایک امت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور ان سب پر تجھے گواہ بنائیں گے۔ تمام انبیاء اپنی اپنی امت کی گواہی دیں گے اور ان سب سے بالا گواہی حضرت رسول کریم ﷺ کی ہو گی جو باقی نبیوں پر بھی ہو گی۔ آپؐ نے فرمایا بس! بس! تلاوت ختم کر کے جب میں نے آپؐ کی طرف دیکھا تو آپؐ کی آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑی جاری تھی۔“ اس بات پر ٹپ ٹپ آنسو بہہ رہے تھے۔ وہ کیا وقت ہو گا جب میں قیامت کے دن سب نبیوں پر بھی گواہ ٹھہروں گا۔

ترمذی کتاب فضائل القرآن میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص قرآن کو ایسے طور پر پڑھتا ہے کہ وہ اس کی قراءت میں ماہر ہے تو وہ معزز سفر کرنے والے نیکو کاروں کے ساتھ ہو گا۔ اور جو **شخص قرآن کو پڑھتا ہے جبکہ اس کا پڑھنا اس کے لئے بڑا مشکل ہے تو اس کے لئے دہرا اجر ہو گا۔**“ اب قرآن کریم کو پڑھنا مشکل ہے یہ مسئلہ ہے سوچنے والا۔ قرآن کریم جس کے لئے آسان ہے اس کو تو اجر مل گیا۔ جس کے لئے مشکل ہے اس کو دوہرا اجر کیسے مل سکتا ہے۔ تو اس مشکل کے زمانہ کو آج کے زمانہ میں اس طرح بھی آپ سمجھ سکتے ہیں کہ احمدیوں کو قرآن کریم کی تلاوت کی پاکستان میں اجازت نہیں ہے اور جب وہ تلاوت کرتے ہیں تو اس کی سزا بھی بھگتتے ہیں۔ پس قرآن کی تلاوت جب مشکل ہو اس وقت ادا کرنا بہت ہی بڑا کام ہے۔

دوسرے بعض دفعہ نیند کے غلبہ کی وجہ سے بھی تلاوت مشکل ہو جاتی ہے۔ تھکا ہوا انسان اس وقت اگر زور لگا کر قرآن کریم کی تلاوت کرے اور اسے قائم کرے تو یہ ایک دوہرے اجر کا موجب بات ہو گی۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی احادیث میں بہت سے بطون ہیں۔ جس طرح قرآن کریم کی آیات کے بطون میں اسی طرح رسول اللہ ﷺ کی حدیثوں میں بھی درجہ بدرجہ اور گہرے معانی ملتے چلے جاتے ہیں اگر آپ ان کو تلاش کریں۔

بخاری کتاب فضائل القرآن۔ ”زہری کہتے ہیں کہ سالم بن عبداللہ نے مجھے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ دو شخصوں کے علاوہ کسی پر حسد جائز نہیں۔ ایک وہ شخص جس کو اللہ نے کتاب (یعنی قرآن کریم) عطا فرمایا اور وہ اس کو رات کی گھڑیوں میں کھڑا رہ کر پڑھتا ہے۔ اور دوسرا وہ شخص جس کو اللہ نے مال دیا ہو اور وہ اسے دن اور رات کی گھڑیوں میں خرچ کرتا ہے۔“

حسد کا لفظ سمجھانے والا ہے کیونکہ قرآن کریم میں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۔) حاسد کے شر سے ہمیں بچا۔ اصل میں رشک لفظ ہے جو اس کے لئے اردو میں استعمال ہوتا ہے اور وہ مناسب ہے۔ حدیث میں حسد ہی لفظ لکھا ہوا ہے مگر بمعنی رشک۔ مطلب یہ ہے کہ حسد میں تو انسان چاہتا ہے کہ دوسرے کا برا ہو' اسے یا نیچا کرے یا اس سے ویسے اونچا نکل جائے لیکن اس کے بل پر اونچا نکلے جیسے کسی کے سر پر کوئی کھڑا ہو جائے۔ رشک کے یہ معنی بالکل نہیں ہیں۔ رشک کا مطلب ہے کسی کو اچھا دیکھ کر اس کے لئے بھی دعا کرو اور اپنے لئے بھی دعا کرو' یہ رشک ہے۔ تو عربی میں غالباً حسد کا لفظ ان معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے اس لئے میں نے اردو میں ترجمہ اس کا رشک کیا ہے۔

ایوب بن موسیٰ بیان کرتے ہیں اور یہ ترمذی کتاب فضائل القرآن سے حدیث لی گئی ہے کہ ”میں نے محمد بن کعب القرظی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ **جس نے کتاب اللہ میں سے ایک حرف پڑھا اس کے لئے ایک نیکی ہے اور ہر نیکی کا بدلہ دس گنا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ الٓمٓ ایک حرف ہے بلکہ الف ایک الگ حرف ہے اور لام ایک الگ حرف اور میم ایک الگ حرف ہے۔**“ تو الف لام میم کے جو معانی ہیں ان حرفوں کے نتیجہ میں وہ بھی الگ الگ حرف کے طور پر شمار ہوں گے اور اس کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ نیکی عطا فرمائے گا۔

ہر نیکی کا بدلہ دس گنا ہے۔ اب یہاں مسئلہ یہ پیدا ہوتا ہے کہ کس چیز سے دس گنا۔ ایک تو عام نیکی کا بدلہ ہے کہ جس کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے کہ بدی کا بدلہ اتنا ہی دوں گا جتنی بدی ہے اور نیکی کا بدلہ دس گنا بڑھا کر۔ لیکن قرآن کریم کی دوسری آیات سے پتہ چلتا ہے کہ یہ جو درجہ ہے یہ اتنا بڑھایا جاسکتا ہے کہ سات سو گنا اور جس کے لئے اللہ چاہے اس کے لئے اس سے بھی زیادہ بڑھا دے۔ پس یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ ہماری تلاوت اور آنحضرت ﷺ کی تلاوت ایک ہی جیسی ہو گی یا ہم میں سے ہر ایک کی تلاوت ایک جیسی ہو گی۔ وہ درجہ بدرجہ دل کے اندر پیدا ہونے والے جذبات سے تعلق رکھنے والی بات ہے۔ اگر تلاوت ایسی ہو جو دل کو ہلائے اور دل میں ایک لرزہ پیدا کرے اور قرآن کریم کی عظمت دل مین بٹھائے تو یہ تلاوت جو ہے یہ وہ تلاوت ہے جو دس گنا چھوڑ کے سینکڑوں گنا بڑھ سکتی ہے یعنی سات سو گنا تک تو ذکر ہے اور ساتھ یہ ذکر ہے کہ اللہ جس کو چاہے اس سے بھی زیادہ بڑھا سکتا ہے۔

اب میں حضرت مسیح موعود (۔) کے چند اقتباسات آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں اور چند اقتباسات انشاء اللہ اگلے خطبہ کے لئے رکھ دیئے گئے ہیں اور امید ہے کہ انہی اقتباسات پر ہی آج اکتفاء کی جائے گی۔ (ملفوظات جلد سوم ص 152)۔ ”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ **قرآن شریف غم کی حالت میں نازل ہوا ہے' تم بھی اسے غم ہی کی حالت میں پڑھا کرو۔** اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا بہت بڑا حصہ غم والم میں گزرا ہے۔“

آنحضرت ﷺ کو غم کیا تھا اور کس کا تھا؟ سوال یہ ہے۔ ایک موقعہ پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ سورۃ ہود نے مجھے بوڑھا کر دیا ہے اس میں پہلوں کا غم مراد ہے کہ گزری ہوئی قومیں اپنے بداعمال کے نتیجہ میں ہلاک کر دی گئیں۔ ان کا بھی آپ کو غم تھا اور جو آنے والی قومیں تھیں جنہوں نے ہلاک ہو جانا تھا ان کا بھی آپ کو غم تھا۔ چنانچہ قرآن کریم میں عیسائیوں کے متعلق' ان کے شرک کے متعلق آنحضرت ﷺ کے غم کا بیان ہے اور ایک آیت ہے جو ہر پہلے اور دوسرے غم پہ چسپاں ہوتی ہے (۔) کہ تو ان کفار کے غم میں اپنے آپ کو ہلاک کر لے گا۔ اتنا صدمہ ہے تجھے۔ پس آنحضرت ﷺ کا غم پہلوں کے لئے بھی تھا اور آخرین کے لئے بھی تھا اور اسی لئے حضرت مسیح موعود (۔) فرماتے ہیں زندگی کا بہت بڑا حصہ غم والم میں گزرا ہے۔ پس قرآن کریم کو اگر دردناک آواز سے پڑھا جائے تو یہ زیادہ مناسب ہے۔

حضرت مسیح موعود (۔) فرماتے ہیں:۔ ”تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے۔ **جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔ جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے ان کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا۔ نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن۔** اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفیٰ ﷺ۔“ (کشتی نوح ص 13)

کتابیں تو اور بھی ہیں اور بعض لوگوں کا خیال ہے کہ کل چار کتابیں ہیں۔ ”چار کتاباں عرشوں اتریاں“ پنجابی میں محاورہ ہے لیکن وہ کتابیں اب پرانی ہو چکی ہیں اور ان کی جو بہترین تعلیم ہے وہ ساری قرآن کریم میں آچکی ہے صحف ابراہیم وموسیٰ میں جو کچھ بھی رکھنے والی باتیں تھیں وہ تمام کی تمام آنحضرت ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں

عطا فرمادی ہیں۔ تو اس پہلو سے آپ فرماتے ہیں "نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن۔ اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔"

پھر اسی مضمون کو بہت زوردار الفاظ میں ایک اور جگہ یوں بیان فرماتے ہیں۔ (براہین احمدیہ حصہ چہارم ص 467 حاشیہ در حاشیہ روحانی خزائن جلد 1 ص 557): "اب آسمان کے نیچے فقط ایک ہی نبی اور ایک ہی کتاب ہے یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو اعلیٰ و افضل سب نبیوں سے اور اتم و اکمل سب رسولوں سے اور خاتم الانبیاء اور خیر الناس ہیں جن کی پیروی سے خدائے تعالیٰ ملتا ہے اور ظلماتی پردے اٹھتے ہیں اور اسی جہان میں سچی نجات کے آثار نمایاں ہوتے ہیں اور قرآن شریف جو سچی اور کامل ہدایتوں اور تاثیروں پر مشتمل ہے جس کے ذریعہ سے حقانی علوم اور معارف حاصل ہوتے ہیں اور بشری آلودگیوں سے دل پاک ہوتا ہے اور انسان جہل اور غفلت اور شبہات کے حجابوں سے نجات پاکر حق الیقین تک پہنچ جاتا ہے۔"

یہ عبارت تو بالکل واضح ہے مگر بعض لوگوں کو چونکہ اردو نسبتاً کم آتی ہے، مشکل ہوتی ہے اس لئے ان کو سمجھانے کی خاطر میں اس کے متعلق کچھ عرض کرتا ہوں۔ "اتم و اکمل"۔ اتم سے مراد ہے جس پر ساری نعمتیں مکمل طور پر تمام ہو چکی ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر سب نعمتیں مکمل طور پر تمام ہو گئیں اور اکمل ان معنوں میں کہ آپ کی تعلیم سب کتابوں سے زیادہ اکمل ہے۔ دنیا بھر میں کوئی کتاب بھی ایسی نہیں جس میں تمام کمالات جمع ہوئے ہوں اور پہلوں کے کمالات میں سے ایک حدیث بیان کر چکا ہوں۔ حدیث میں بیان کردہ باتیں آپ کے سامنے رکھ چکا ہوں۔ **قرآن کریم میں جو کمالات اکٹھے ہوئے ہیں اس سے پہلے جتنی بھی نبیوں کی کتابیں نازل ہوئی ہیں اب ان کی ضرورت نہیں رہی کیونکہ وہ سارے کمالات قرآن کریم میں اکٹھے ہو گئے ہیں۔**

پھر فرمایا "اور ظلماتی پردے اٹھتے ہیں۔" اصل میں اس دنیا میں کئی قسم کے ظلماتی پردوں میں انسان رہتا ہے نفس کی انانیت میں چھپا ہوا ہوتا ہے اپنی بڑائی میں، دوسری چیزوں میں، یہ سب ظلمات ہیں۔ دلچسپیاں غیر چیزوں میں ہو جاتی ہیں تو قرآن کریم کی تلاوت اگر گہرے طور پر کی جائے تو سب ظلماتی پردے اٹھتے ہیں اور اس جہان میں سچی نجات کے آثار نمایاں ہوتے ہیں۔ "اور قرآن کریم جو سچی اور کامل ہدایتوں اور تاثیروں پر مشتمل ہے جس کے ذریعہ سے حقانی علوم اور معارف حاصل ہوتے ہیں۔" اب یہ دیکھیں اس میں کوئی بھی شک نہیں کہ قرآن کریم میں جو حقانی علوم اور معارف ہیں وہ دنیا کی کسی کتاب میں بھی نہیں۔ پہلی کتب کو بھی دیکھ لیں، آنے والی کتب کو بھی دیکھ لیں، قرآن کریم میں ان سب کے متعلق کچھ بیان موجود ہے۔ **میں تو یہاں تک کہتا ہوں کہ Genetics کے متعلق بھی قرآن کریم میں علم موجود ہے اور شیطان نے جو اس زمانہ میں تبدیلیاں پیدا کرنی تھیں مخلوق کے اندر اس کا بھی قرآن کریم میں ذکر موجود ہے۔** غرضیکہ کوئی پہلو ایسا نہیں ہے جو علم سے تعلق رکھتا ہو جس کا بیج قرآن کریم میں نہ ہو۔ وہ ذکر ضرور مل جائے گا اگر آپ تلاش کریں اور تلاش کرنے کی آنکھ ہو۔ "اور بشری آلودگیوں سے دل پاک ہوتا ہے۔" یعنی انسان کے اندر جو بشری کمزوریاں ہیں ان سے بھی دل پاک ہوتا ہے اور پھر "حق الیقین تک پہنچ جاتا ہے۔" قرآن کریم سے صرف یہ یقین پیدا نہیں ہوتا کہ کوئی ہے، کوئی ضرور خدا ہوگا۔ قرآن کریم خدا سے ملا دیتا ہے اور چونکہ ملا دیتا ہے اس لئے حق الیقین تک پہنچاتا ہے۔

پھر الحکم 6 مئی 1908ء میں یہ عبارت درج ہے "ہمارے نزدیک تو مومن وہی ہے جو قرآن شریف کی سچی پیروی کرے اور قرآن شریف کو ہی خاتم الکتب یقین کرے اور اسی شریعت کو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں لائے تھے اسی کو ہمیشہ تک رہنے والی مانے۔ اور اس میں ایک ذرہ بھر اور ایک شعشہ بھی نہ بدلے۔ اور اس کی اتباع میں فنا ہو کر اپنا آپ کھو دے اور اپنے وجود کا ہر ذرہ اس راہ میں لگائے۔ اور عملاً اور علماً اس کی شریعت کی مخالفت نہ کرے تب پکا (مومن) ہوتا ہے۔"

تو پاکستان میں آجکل جو ہو رہا ہے ظلم، سفاکی، لوگوں کے پیسے مارنا اور کھانا۔ اب ہمارے جنرل مشرف صاحب اگر اتنا ہی کام کر دیں کہ جو غریبوں کے پیسے کھائے ہوئے ہیں بنی نوع انسان نے وہاں لوگوں نے، بنی نوع انسان کہتے ہوئے بھی شرم آتی ہے جو لوگوں نے پیسے کھائے ہوئے ہیں وہی واپس ہو لوا دیں تو بڑی نیکی ہوگی۔ مگر اس کے نتیجہ میں دشمنی بہت پیدا ہو رہی ہے۔ تو مجھے اپنی غرض نہیں ہے۔ میں تو یہ کہتا ہوں کہ اس ملک میں شرافت اور دیانت ہو اور جو تعریف کر رہے ہیں وہ اسلام کی وہ اللہ بہتر جانتا ہے کہ کس حد تک پاکستان پر اثر کرنے والی ہو مگر اب تک تو اس بات پر قائم ہیں کہ اسلام وہی ہے جو شرافت ہے اگر شریفانہ زندگی بسر کرتے ہیں تو تم مسلمان ہو اور اگر بے حیا زندگی بسر کر رہے ہو تو تمہیں مسلمان کہنے کا اپنے آپ کو کوئی حق نہیں (۔)

پھر حضرت مسیح موعود (۔) فرماتے ہیں تقریر جلسہ سالانہ 1906ء: "جو شخص قرآن شریف کو چھوڑتا ہے سب کچھ چھوڑتا ہے۔ قرآن شریف میں سب باتیں موجود ہیں۔ اول آخر کے لوگوں کا اس میں ذکر موجود ہے۔" "اول آخر کے لوگوں کا اس میں ذکر موجود ہے" یہاں مراد ہے اصل میں اول و آخر۔ اول آخر سے مراد یہ نہیں کہ سب سے پہلے تو آخرین کا ذکر ہے بلکہ مراد یہ ہے جو پہلے گزر گئے ہیں ان کا بھی قرآن کریم میں ذکر موجود ہے جو آخر پر آنے والے ہیں ان کا بھی ذکر موجود ہے۔ **"وہ جو معارف سے بھرا ہوا ہے اور عین اعتدال کا مذہب ہے۔ فطرت انسانی کی ہر ایک شاخ اور اس کے ہر ایک پہلو کا علاج اس میں درج ہے۔"**

"فطرت انسانی کی ہر ایک شاخ اور اس کے ہر ایک پہلو کا علاج اس میں درج ہے" یہ چھوٹے چھوٹے فقروں میں گویا کوزوں میں سمندر بند کیا گیا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فطرت انسانی کو اللہ کی فطرت قرار دیا ہے۔ اس کی ہر شاخ موجود ہے قرآن کریم میں، اور مومن کو اس کی ہر شاخ سے استفادہ کرنا چاہئے، اس کی ہر شاخ کے پھل کھانے چاہئیں۔ اور ہر ایک پہلو کا علاج بھی اس میں درج ہے۔ اب جتنی بھی بیماریاں ہیں روحانی یا جسمانی ان سب کا علاج ہے۔ روحانی بیماریاں تو ظاہر ہے کہ قرآن کریم میں اس کا علاج ہے ہی، جسمانی بیماروں کا بھی علاج ہے۔ سورۃ فاتحہ کو جو شفا فرمایا گیا ہے اس کے متعلق یہ قطعیت سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں سورۃ فاتحہ کی برکت سے ایک ایسے چیف کو جو مسلمانوں میں سے بعض عرب جو سفر کر رہے تھے ان کے دشمن قبیلوں سے تعلق رکھتا تھا، اس کو شدید سر درد تھی۔ ایسی کہ کسی دوا سے آرام نہیں آ رہا تھا۔ یہ بیچارے بھوک کے مارے ہوئے، برا حال مجبور ہو گئے کہ اپنے دشمن قبیلے میں جائیں اور انہوں نے پکڑ لیا اور چیف کے سامنے پیش کر دیا اور عام طور پر یہی ہوتا تھا کہ ان کو قتل کرنے کا حکم ملا کرتا تھا۔

چیف اس قدر شدید سر درد میں مبتلا تھا کہ کوئی دوا کام نہیں آ رہی تھی اس نے کہا اچھا میں تمہیں چھوڑ بھی دوں گا کھانا بھی دوں گا اس شرط پر کہ میری سر درد ٹھیک کر دو۔ ان کو قرآن کریم میں سورۃ فاتحہ یاد تھی اور یہ بھی سنا ہوا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سورۃ فاتحہ میں صرف روحانی شفا نہیں جسمانی شفا بھی ہے۔ چنانچہ ان میں سے ایک نے پانی منگوایا سورۃ فاتحہ دم کی اور اس کو پانی پلا دیا۔ ایسا اثر ہوا کہ جیسے درد تھی ہی نہیں، پانی پیتے ہی کلیتہً درد غائب ہو گئی۔ اس پر اس نے تعجب سے کہا کہ مجھے تو کوئی درد نہیں ہے۔ ان کو کھانا وانا کھلایا، ان کی عزت افزائی کی، گوشت ساتھ کیا اور ساتھ بکری بھی دی یا کوئی اور جانور کھانے والا، بھیڑ یا بکری، اور کہا کہ اب تم خوشی سے اپنے گھر جاؤ۔

ان کی آپس میں بحث چل پڑی۔ ایک نے کہا قرآن کریم میں تو آتا ہے کہ قرآن کریم کی آیتوں کا بیچنا جائز نہیں، ہم نے سورۃ فاتحہ گویا بیچ دی۔ دوسرے نے دلیل دی کہ دیکھو یہ بیچنا نہیں ہے اول تو بیچنے میں شرط ہوا کرتی ہے ہم نے ہرگز اس سے کوئی شرط نہیں لگائی تھی۔ دوسرے قرآن کریم میں سورۃ فاتحہ میں شفا ہے اس کا اثر ہم دیکھ چکے ہیں اس کے نتیجہ میں جو کچھ دیتے ہیں وہ حلال ہے، جائز ہے، ہرگز حرام نہیں۔ یہ بحث کرتے کرتے دونوں آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور جا کے پوچھا کہ کیا ہے اس میں کون سچا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسکرا کر فرمایا کہ کیا لائے ہو کچھ ہے کھانے والا تو جو

گوشت اس نے دیا تھا وہ ٹکڑے پاس تھے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو پیش کیا۔ آپ نے مسکرا کے وہ کھایا اور کہا کہ یہ حرام نہیں ہے حرام ہوتا تو میں کیوں کھاتا۔ تو قرآن کریم میں سورۃ فاتحہ میں ایک ظاہری شفا بھی ہے اور روحانی شفا بھی ہے اور ہر شفا موجود ہے اگر اس سے استفادہ کیا جائے۔ اس قسم کے اور بہت سے ذکر لمبے میرے ذہن میں ہیں جو بیان کئے جاسکتے ہیں مگر اس وقت' وقت اجازت نہیں دیتا۔

حضرت مسیح موعود (۔) فرماتے ہیں' الحکم 31 جنوری 1901ء۔ "کامیاب وہی لوگ ہوں گے جو قرآن کریم کے ماتحت چلتے ہیں۔ قرآن کو چھوڑ کر کامیابی ایک ناممکن اور محال امر ہے" پھر فرماتے ہیں "یاد رکھو کہ جس نے قرآن کریم کے الفاظ اور فقرات کو جو قانون ہیں ہاتھ میں نہیں لیا اس نے قرآن کا قدر نہیں سمجھا۔" (الحکم 17 نومبر 1900ء)۔ قرآن کریم ایک قانون کی کتاب ہے اور اس کو محض تبرکاً پڑھنا برکت تو دیتا ہے مگر ان لوگوں کو جو اس کے قانون کی قدر بھی ساتھ کرتے ہیں۔ پس جنہوں نے قرآن کریم کو برکت کے لئے پڑھا یا پڑھایا اور اس کے قوانین پر عملدرآمد نہیں کیا وہ قرآن کریم کے قدر کو سمجھتے ہی نہیں۔

عام طور پر کہتے ہیں کہ قرآن کریم کی قدر مگر حضرت مسیح موعود (۔) نے یہاں قرآن کا قدر لکھا ہے۔ انہوں نے قرآن کا قدر نہیں کیا۔ تو یا تو قدر کا لفظ مونث اور مذکر دونوں طرح استعمال ہوتا ہے اگر نہیں بھی ہوتا تھا تو حضرت مسیح موعود (۔) کے اس استعمال کے بعد اس میں کوئی بھی شک نہیں کہ قرآن کی عظمت کی خاطر مسیح موعود نے مذکر لفظ قدر پڑھا ہے تو ہم بھی مذکر ہی پڑھیں گے۔

پھر حضرت مسیح موعود (۔) فرماتے ہیں "قرآن شریف ایسے کمالات عالیہ رکھتا ہے جو اس کی تیز شعاعوں اور شوخ کرنوں کے آگے تمام صحف سابقہ کی چمک کالعدم ہو رہی ہے"۔ جس طرح سورج نکل آتا ہے تو شمعوں کی ضرورت نہیں رہتی' چراغ بجھا دیئے جاتے ہیں۔ بجھاؤ یا نہ بجھاؤ بے معنی ہو جایا کرتے ہیں۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود (۔) فرماتے ہیں کہ "اس کی تیز شعاعوں اور شوخ کرنوں کے آگے تمام صحف سابقہ کی چمک کالعدم ہو رہی ہے۔ کوئی ذہن ایسی صداقت نکال نہیں سکتا جو پہلے ہی سے اس نے پیش نہ کی ہو۔"

وہی مضمون ہے کہ ان کے ہوتے ہوئے شمع کے منہ پہ جو دیکھا تو کہیں نور نہ تھا۔ کسی نے اپنے معشوق کے متعلق کہا ہوا ہے کہ اس کی روشنی کے سامنے جب شمع کو دیکھا تو اس میں کچھ بھی نور نظر نہیں آتا تھا۔ تو قرآن کریم کی روشنی ایسی واضح اور کھلی اور روشن ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے باقی کتابوں کے منہ پھیکے پڑ جاتے ہیں۔

"کوئی ذہن ایسی صداقت نہیں نکال سکتا جو پہلے ہی سے اس نے پیش نہ کی ہو۔ کوئی تقریر ایسا قوی اثر کسی دل پر ڈال نہیں سکتی جیسے قوی اور پر برکت اثر لاکھوں دلوں پر وہ ڈالتا آیا ہے۔ اور وہ بلاشبہ صفات کمالیہ حق تعالیٰ کا ایک نہایت مصفا آئینہ ہے جس میں سے وہ سب کچھ ملتا ہے جو ایک سالک کو مدارج عالیہ معرفت تک پہنچنے کے لئے درکار ہے۔" (سرمہ چشم آریہ روحانی خزائن جلد 2 حاشیہ ص 23' 24)۔ سالک' سفر کرنے والا جو قرآن کریم کی متابعت میں چلتا ہے آگے اس کو سب کچھ ملتا ہے جو کچھ بھی اس کو چاہئے ہو۔ اب یہ اپنی اپنی پہنچ ہے کہ کون کس حد تک قرآن کریم کے معارف سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

پھر فرمایا "جو شخص پوری نیکی کرتا ہے اور اس کو ادھورا اور ناقص نہیں چھوڑتا اور قرآن شریف کی تعلیم کا پورا پابند اپنے آپ کو بنا لیتا ہے' وہ یقیناً ولی اور ابدال ہو جاتا ہے"۔ (الحکم 24 ستمبر 1904)۔ یہاں بعض دفعہ لوگ گھبرا بھی جاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود (۔) نے جماعت سے بہت اعلیٰ توقعات رکھی ہوئی ہیں اور ہر کس و ناکس ان توقعات پر پورا اتر نہیں سکتا۔ اس سلسلہ میں میں ہمیشہ یہ کہتا رہتا ہوں کہ کوشش کرو کہ پورا اترو۔ اگر قرآن کریم کی تعلیم کے آغاز ہی سے شروع کرو اور رفتہ رفتہ قدم آگے بڑھاؤ تو اللہ تعالیٰ کمزوریوں کو دور کرتا چلا جاتا ہے اور جس موقع پر بھی وفات ہو' وہیں اللہ تعالیٰ کی رضا مل جاتی ہے۔ تو سفر شرط ہے اور خدا کی راہ میں قرآن کریم کے ذریعہ سفر اختیار کیا جائے تو انسان کسی حالت میں بھی کفر کے طور پر نہیں مرتا۔ جہاں مرتا ہے خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ پاکیزہ حالت میں جان دیتا ہے۔

پس یہ فقرہ ڈرانے کے لئے نہیں بلکہ ہمت بڑھانے کے لئے ہے۔ "جو شخص پوری نیکی کرتا ہے اور اس کو ادھورا اور ناقص نہیں چھوڑتا اور قرآن شریف کی تعلیم کا پورا پابند اپنے آپ کو بنا لیتا ہے وہ یقیناً ولی اور ابدال ہو جاتا ہے"۔ ابدال کے متعلق کہتے ہیں کہ کچھ ایسے لوگ ہر وقت پائے جاتے ہیں اور عام طور پر مشہور ہے کہ چار ابدال ہوتے ہیں کہ جنہوں نے آسمان سر پر اٹھایا ہوا ہے یعنی ان کی وجہ سے انسان مختلف مصائب اور ہلاکتوں سے بچا رہتا ہے تو چار ہوں یا زیادہ ہوں میں تو نہیں سمجھتا کہ یہ بات درست ہے کہ صرف چار ہی ابدال ہوتے ہیں۔ بہت زیادہ بھی ہو سکتے ہیں لیکن اگر آنحضرت ﷺ نے ابدال کے ساتھ چار کا ذکر کیا ہو تو پھر احتراماً اور اس یقین کے ساتھ ہمیں سر جھکانا چاہئے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب چار کہا ہے تو گویا چارپایوں کے طور پر بیان ہوا ہے' کسی چیز کے چار پائے ہوں تو وہ اپنی ذات پہ قائم ہو جاتی ہے۔ پس ابدال امت میں بہت ہوں گے مگر ان کا یہ درجہ ضرور پیش نظر رکھنا چاہئے کہ وہ چارپایوں کے طور پر اپنے اوپر ساری امت کا بوجھ اٹھائے ہوئے ہیں۔ امت کا بوجھ اٹھانے سے یہ مطلب نہیں ہے کہ یہ بات لا تزر وازرۃ وزر اخریٰ کے خلاف ہے۔ امت کا بوجھ یہ ہے کہ ان کی وجہ سے' ان کے صدقے امت کی بہت سی برائیاں اور کمزوریاں دور ہو جاتی ہیں۔

ضمیمہ انجام آتھم ص 61۔ "میں بار بار کہتا ہوں اور بلند آواز سے کہتا ہوں کہ قرآن اور رسول کریم ﷺ سے سچی محبت رکھنا اور سچی تابعداری اختیار کرنا انسان کو صاحب کرامات بنا دیتا ہے"۔ اب یہ کرامتیں جو ہیں یہ انسان دکھانے کے لئے تو اختیار نہیں کرتا' نہ کرنی چاہئیں مگر کرامتیں جاری ضرور ہوتی ہیں اور میں کسی احمدی گھر کو نہیں جانتا جس میں کرامت نہ نازل ہوئی ہو' کسی نہ کسی کرامت کے سب گواہ ہوتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود (۔) کی برکت سے یہ کرامات احمدی گھروں کو بھی نشان کے طور پر دکھائی جاتی ہیں۔

چنانچہ اس ضمن میں کہ وہ کرامات کیسے ادا ہوتی ہیں حضرت میاں عبداللہ سنوری (۔) کی روایت ہے کہ "میں نے ایک دفعہ حضرت صاحب سے عرض کیا کہ حضور میں جب قادیان آتا ہوں تو اور تو کوئی خاص بات محسوس نہیں ہوتی مگر میں یہ دیکھتا ہوں کہ یہاں وقتاً فوقتاً یک لخت مجھ پر بعض آیات قرآنی کے معنی کھولے جاتے ہیں"۔ اب وہ ان پڑھ تھے قریباً اور قرآن کریم کی آیات کے کئی معانی ان پر کھولے جاتے تھے مگر قادیان میں آکر حضرت مسیح موعود (۔) کی صحبت میں۔ "اور میں اس طرح محسوس کرتا ہوں کہ گویا میرے دل پر معانی کی ایک پوٹلی بندھی ہوئی گرا دی جاتی ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ ہمیں قرآن شریف کے معارف دے کر ہی مبعوث کیا گیا ہے اور اسی کی خدمت ہمارا فرض مقرر کی گئی ہے پس ہماری صحبت کا بھی یہی فائدہ ہونا چاہئے۔" (سیرت المہدی حصہ اول ص 101)

پس حضرت مسیح موعود (۔) کے ساتھ آج بھی آپ کی صحبت ہو سکتی ہے اگر روحانی طور پر آپ مسیح موعود کے قریب ہوں (۔) تو زمانے پاٹ گئے ہیں اور اللہ کے فضل کے ساتھ ان آخرین میں آپ ہیں جن کو اولین سے ملا دیا گیا ہے۔

چشمہ معرفت ص 300' روحانی خزائن جلد 23 ص 314 پر درج ہے۔ "اگر کوئی قرآن شریف کی سچی پیروی کرے اور کتاب اللہ کے منشاء کے موافق اپنی اصلاح کی طرف مشغول ہو اور اپنی زندگی نہ دنیاداروں کے رنگ میں بلکہ خادم دین کے طور پر بناوے اور اپنے تئیں خدا کی راہ میں وقف کر دے اور اس کے رسول محمد مصطفیٰ ﷺ سے محبت رکھے اور اپنی خودنمائی اور تکبر اور عجب سے پاک ہو اور خدا کے جلال اور عظمت کا ظہور چاہے نہ یہ کہ اپنا ظہور چاہے۔ اور اس راہ میں خاک میں مل جائے تو آخری نتیجہ اس کا یہ ہوتا ہے کہ وہ کمالات الٰہیہ عربی فصیح و بلیغ میں اس سے شروع ہو جاتے ہیں۔ اور وہ کلام لذیذ اور باشوکت ہوتا ہے جو خدا کی طرف سے نازل ہوتا ہے' حدیث النفس نہیں ہوتا۔"

یہاں حضرت مسیح موعود(-) جو ذکر کر رہے ہیں یہ خطبہ الہامیہ سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود (-) کی زبان پر معارف نازل ہوئے ہیں جو نہایت ہی گہرے اور بلیغ معارف ہیں اور ایسے الفاظ میں ادا ہوئے ہیں جن کا حضرت مسیح موعود(-) کو کوئی بھی علم نہیں تھا۔ بعض دفعہ خطبہ الہامیہ میں آپ کسی جگہ رکتے تھے تو فرماتے ہیں کہ میرے سامنے وہ لفظ لکھا ہوا آجاتا تھا جو میں کہنا چاہتا تھا بات۔ اور وہی لفظ میں ادا کر دیتا تھا۔ تو حضرت مسیح موعود(-) کے کلام میں جو معارف ہیں، عربی فصیح و بلیغ کے وہ عام لوگوں کو تو عطا نہیں ہوتے مگر حضرت مسیح موعود(-) نے اس کا نمونہ ضرور دکھا دیا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے ساتھ اور بھی کثرت کے ساتھ ایسے معارف جماعت احمدیہ کو عطا فرمائے۔

پھر فرماتے ہیں "جو شخص قرآن شریف کا پیرو ہو کر محبت اور صدق کو انتہا تک پہنچا دیتا ہے وہ ظلی طور پر خدا تعالیٰ کی صفات کا مظہر ہو جاتا ہے۔ یہ سب نتیجہ اس زبردست طاقت اور خاصیت کا ہوتا ہے جو خدا کے کلام قرآن شریف میں ہم مشاہدہ کرتے ہیں وہ زبردست طاقت اور خاصیت کسی اور کتاب میں نہیں جو کسی قوم کے نزدیک کتاب الہامی سمجھی جاتی ہے"۔ (چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد 23 ص 427) اب میں زیادہ وقت نہیں لگا سکتا اس پہ کیونکہ اب وقت ختم ہو رہا ہے، نمازیں بھی پڑھنی ہیں تو اب میں سادہ صرف پڑھ لوں گا جتنا پڑھا جائے باقی اگر کچھ بچ گیا تو پھر وہ اگلے خطبہ میں یہی مضمون جاری رہے گا۔

فرمایا "یقیناً سمجھو کہ جس طرح یہ ممکن نہیں کہ ہم بغیر آنکھوں کے دیکھ سکیں یا بغیر کانوں کے سن سکیں یا بغیر زبان کے بول سکیں اسی طرح یہ بھی ممکن نہیں کہ بغیر قرآن کے اس پیارے محبوب کا منہ دیکھ سکیں"۔ (یعنی اللہ تعالیٰ کا) (اسلامی اصول کی فلاسفی ص 123)

"میں سامعین کو یقین دلاتا ہوں کہ وہ خدا جس کے ملنے میں انسان کی نجات اور دائمی خوشحالی ہے وہ بجز قرآن شریف کی پیروی کے ہرگز نہیں مل سکتا"۔ (اسلامی اصول کی فلاسفی ص 122)

پھر فرماتے ہیں "غرض قرآن شریف کی زبردست طاقتوں میں سے ایک یہ طاقت ہے کہ اس کی پیروی کرنے والے کو معجزات اور خوارق دیئے جاتے ہیں اور وہ اس کثرت سے ہوتے ہیں کہ دنیا ان کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ چنانچہ میں یہی دعویٰ رکھتا ہوں اور بلند آواز سے کہتا ہوں کہ اگر دنیا کے تمام مخالف کیا مشرق کے اور کیا مغرب کے ایک میدان میں جمع ہو جائیں اور نشانوں اور خوارق میں مجھ سے مقابلہ کرنا چاہیں تو میں خدا تعالیٰ کے فضل سے اور توفیق سے سب پر غالب رہوں گا اور یہ غلبہ اس وجہ سے نہیں ہوگا کہ میری روح میں کچھ زیادہ طاقت ہے بلکہ اس وجہ سے ہوگا کہ خدا نے چاہا ہے کہ اس کے کلام قرآن شریف کی زبردست طاقت اور اس کے رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی روحانی قوت اور اعلیٰ مرتبت کا میں ثبوت دوں اور اس نے محض اپنے فضل سے نہ میرے کسی ہنر سے مجھے یہ توفیق دی ہے کہ میں اس کے عظیم الشان نبی اور اس کے قوی الطاقت کلام کی پیروی کرتا ہوں۔" (چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد 23 ص 409، 410)

پھر فرماتے ہیں "جو لوگ قرآن شریف پر ایمان لائیں گے ان کو مبشر خوابیں اور الہام دیئے جائیں گے یعنی بکثرت دیئے جائیں گے ورنہ شاذ و نادر کے طور پر کسی دوسرے کو بھی کوئی سچی خواب آ سکتی ہے مگر ایک قطرہ کو ایک دریا کے ساتھ کچھ نسبت نہیں اور ایک پیسہ کو ایک خزانہ کے ساتھ کچھ مشابہت نہیں۔ اور پھر فرمایا کہ کامل پیروی کرنے والے کی روح القدس سے تائید کی جائے گی یعنی ان کے فہم اور عقل کو غیب سے ایک روشنی ملے گی اور ان کی کشفی حالت نہایت صفا کی جائے گی اور ان کے کلام اور کام میں تاثیر رکھی جائے گی اور ان کے ایمان نہایت مضبوط کئے جائیں گے اور پھر فرمایا کہ خدا ان میں اور ان کے غیر میں ایک فرق بین رکھ دے گا یعنی بمقابل ان کے باریک معارف کے جو ان کو دیئے جائیں گے اور بمقابل ان کے کرامات اور خوارق کے جو ان کو عطا ہوں گی دوسری تمام قومیں عاجز رہیں گی۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ قدیم سے خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ پورا ہوتا چلا آتا ہے اور اس زمانہ میں ہم خود اس کے شاہد رویت ہیں۔"

(چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد 23 ص 410)

اب اقتباسات زیادہ رہ گئے ہیں۔ میں ایک اقتباس پڑھ لیتا ہوں کیونکہ نمازیں بھی پڑھنی ہیں جمعہ اور ساتھ عصر کی نماز جمع ہوگی۔

"قرآن شریف کی معجزانہ تاثیرات سے ایک یہ بھی ہے کہ اس کی کامل پیروی کرنے والے درجہ قبولیت کا پاتے ہیں اور ان کی دعائیں قبول ہو کر خدا تعالیٰ اپنی کلام لذیذ اور پُر رعب کے ذریعہ سے ان کو اطلاع دیتا ہے"۔ اب یہ دعاؤں کی مقبولیت جو ہے جماعت احمدیہ میں تو اس کثرت سے ملتی ہے کہ اس کا شمار ہی ممکن نہیں لیکن یہ جو حصہ ہے کہ "اپنی کلام لذیذ اور پُر رعب کے ذریعہ ان کو اطلاع دیتا ہے۔" اس میں ضروری نہیں کہ ان کو الہام ہی ہو۔ بسا اوقات خوابیں بھی مومنوں کے الہام کی طرح ہی ہوتی ہیں۔ جو سچی خوابیں ہیں وہ بھی نبوت کا ایک حصہ ہیں پس اللہ تعالیٰ ان کو سچی رؤیا کے ذریعہ ایسی خبریں عطا کر دیتا ہے جو ہم نے دیکھا ہے کہ بہرحال پوری ہو کر رہتی ہیں۔ تو اس طرح قرآن شریف کی برکت ہے یہ کہ اس کے ذریعہ سے دعائیں قبول ہوتی ہیں اور انسان کو معجزے عطا کئے جاتے ہیں۔

"اور خاص طور پر دشمنوں کے مقابل پر ان کی مدد کرتا ہے"۔ اور یہ ایک حصہ تو ایسا ہے جو اس قدر عام ہے کہ اس کو اکٹھا کر کے کتاب کی صورت میں لکھا جائے تو ہزارہا صفحے کی کتاب بن جائے گی کس طرح دشمنوں کے مقابل پر اللہ تعالیٰ مظلوم احمدیوں کی مدد فرماتا ہے۔ یہ بے شمار واقعات ہیں۔ اور فرمایا "اور تائید کے طور پر اپنے غیب خاص پر ان کو مطلع فرماتا ہے۔" (چشمہ معرفت ص 259 حاشیہ)۔

انشاء اللہ اگلے جمعہ میں باقی لے لیں گے کیونکہ اب وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل لندن 7 جنوری 2000ء)

غزل

چہرہ ایسا شمع جیسے انجمن پہنے ہوئے
جسم ایسا جیسے آئینہ بدن پہنے ہوئے

عرش سے تا فرش اک نظارہ و آواز تھا
جب وہ اترا جامۂ نورِ سخن پہنے ہوئے

رات بھر پگھلا دعا میں اشک اس کا وجود
تب کہیں یہ صبح نکلی ہے چمن پہنے ہوئے

اس حجاب وصل میں اٹھتے ہیں پردے ذات کے
جسم ہوں بے پیرہن بھی پیرہن پہنے ہوئے

ان کی خوشبو اب وطن کی خاک سے آنے لگی
وہ جو زنداں میں ہیں زنجیرِ وطن پہنے ہوئے

اٹھ گیا گھبرا کے اور پھر رو پڑا بے اختیار
میں نے دیکھا جب وطن اپنا کفن پہنے ہوئے

گر کرم تم بھی نہ فرماؤ تو پھر دیکھے یہ کون
آئینے ٹوٹے ہوئے گردِ محن پہنے ہوئے

عطاء اللہ علیم

اطلاعات و اعلانات

قربانی کروانے والے احباب کے لئے ضروری اعلان

○ بیرون ربوہ سے دارالضیافت کے ذریعہ جانوروں کی قربانی کرانے والے خواہش مند احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال ریٹس حسب ذیل ہوں گے۔

1۔ قربانی بکرا -/3000 روپے

2حصہ گائے -/1500 روپے

ایسے احباب سے گذارش ہے کہ وہ اپنی رقوم 13۔مارچ تک بھجوادیں۔

(نائب ناظر ضیافت۔ربوہ)

درخواست دعا

○ مکرم مبارک احمد صاحب شاہد کارکن نظامت جائیداد کی تایا زاد بہن مکرمہ امتہ الحفیظ صاحبہ اہلیہ مکرم بشارت احمد صاحب صابر دارالنصر غربی ربوہ کافی عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں اور آجکل گھر میں زیرعلاج ہیں۔موصوفہ کی کامل صحت یابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم فرید احمد صاحب آف جرمنی کے معدے میں چند دنوں سے شدید درد ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

○ مکرم ماجد منظور طاہر صاحب ابن مکرم میجر (ریٹائرڈ) منظور احمد صاحب مرحوم آف ساہیوال کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ یکم نومبر 1999ء کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔نومولودہ کا نام "فرحین ماجد" تجویز ہوا ہے۔ اور یہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولودہ مکرم نور محمد صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر ساہیوال کی نواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے باعمر۔ صالحہ اور خادم دین بنائے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرمہ بلقیس اختر صاحبہ (آف کوئٹہ) حال مقیم مسلم پارک حلقہ دارالذکر لاہور اہلیہ مکرم شفیق احمد صاحب مورخہ 20۔جنوری 2000ء کو 46 سال کی عمر میں ایک بڑے آپریشن کے دو ہفتہ بعد وفات پاگئیں۔ اسی روز دوپہر 11 بجے مکرم احمد عرفان صاحب مربی سلسلہ مغلپورہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور احمدیہ قبرستان ہانڈو گجر میں تدفین کے بعد مکرم خواجہ محمد اکرم صاحب (دارالرحمت وسطی) نے دعا کروائی۔

مرحومہ مکرم حکیم کرم الٰہی صاحب مرحوم آف کوئٹہ کی پوتی اور مکرم فضل الٰہی خان صاحب مرحوم درویش آف قادیان کی بھتیجی تھیں۔

مرحومہ نے ایک جوان سال بیٹی اور ایک بیٹا اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت سے مرحومہ کے درجات کی بلندی اور مغفرت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان دارالقضاء

○ (مکرم سید ابدال حسین شاہ صاحب بابت ترکہ مکرم سید قربان حسین شاہ صاحب)

مکرم سید ابدال حسین شاہ صاحب ابن مکرم سید قربان شاہ صاحب سکنہ بہ بوٹے شاہ' ڈاکخانہ باسکو' تحصیل و ضلع گجرات نے درخواست دی ہے کہ میرے والد ،قضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں۔ قطعہ نمبر 19/2 رقبہ ایک کنال واقع محلہ دارالعلوم غربی ربوہ ان کے نام بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ یہ قطعہ ان کے نام منتقل کر دیا جائے۔ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

1۔ محترمہ سیدہ مقصودہ بی بی صاحبہ (بیوہ) (عرف پھول بی بی صاحبہ)

2۔ مکرم سید صدق المرسلین صاحب (بیٹا)

3۔ محترمہ سیدہ تسلیم زہرہ صاحبہ (بیٹی)

4۔ محترمہ سیدہ افضال صاحبہ (بیٹی)

5۔ محترمہ سیدہ بشریٰ صاحبہ (بیٹی)

6۔ مکرم سید ابدال حسین صاحب (بیٹا)

7۔ مکرم سید اظہر حسین نقوی (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ربوہ)

○ (محترمہ بشریٰ حمید صاحبہ بابت ترکہ مکرم حمید احمد صاحب)

محترمہ بشریٰ حمید صاحبہ حال مقیم انگلستان نے درخواست دی ہے کہ میرے شوہر مکرم چوہدری حمید احمد صاحب ابن چوہدری غلام حسین صاحب ،قضائے الٰہی وفات پاچکے ہیں۔ قطعہ نمبر 15/59 واقع محلہ دارالعلوم شرقی ربوہ برقبہ ایک کنال ان کے نام بطور مقاطعہ گیر منتقل شدہ ہے۔ یہ قطعہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

1۔ محترمہ بشریٰ حمید صاحبہ (بیوہ)

2۔ مکرم انور پاشا حمید صاحب (بیٹا)

3۔ مکرم جاوید حیدر حمید صاحب (بیٹا)

4۔ محترمہ ریحانہ حمید صاحبہ (بیٹی)

5۔ محترمہ فرزانہ حمید صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ربوہ)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

بنگلہ دیش کے صدر اور وزیر اعظم میں اختلافات

بنگلہ دیش میں متنازعہ سیکورٹی ایکٹ کے مسئلے پر بنگلہ دیش کے صدر شہاب الدین اور وزیراعظم شیخ حسینہ کے درمیان اختلافات پیدا ہو گئے ہیں۔ یاد رہے کہ اس قانون کے خلاف ملک بھر میں اپوزیشن کا وسیع پیمانے پر ایجی ٹیشن جاری ہے۔ صدر شہاب الدین نے الزام لگایا ہے کہ انسداد دہشت گردی کا بل پارلیمنٹ میں پیش کرنے سے قبل کچھ نہیں بتایا گیا حکومت نے قانون متعارف کرانے کے لئے درست طریقہ نہیں اپنایا وزیراعظم شیخ حسینہ نے کہا کہ صدر کو اس بارے میں باضابطہ طور پر اطلاع دی گئی تھی۔ بی بی سی نے کہا ہے کہ صدر شہاب الدین نے قانون کی بعض شقوں پر اپنی رائے محفوظ کرلی۔

امریکہ اپنے گریبان میں جھانکے

ملائیشیا نے کہا ہے کہ انسانی حقوق کے مسئلے پر امریکہ دوسروں پر تنقید کرنے کی بجائے اپنے گریبان میں جھانکے۔ امریکہ اپنی بالادستی کے اظہار کے لئے دوسرے ممالک کے معاملات پر رائے زنی اپنا حق سمجھتا ہے لیکن واشنگٹن دنیا کو کبھی یہ نہیں بتائے گا کہ نیویارک میں انسانی حقوق کی دھجیاں کس طرح بکھیری جارہی ہیں۔ ملائیشیا کے وزیر رئیس یاتم نے امریکہ سے کہا ہے کہ وہ دوسروں کے اندرونی معاملات اور بین الاقوامی امور پر نادر شاہی فرمان جاری کرنے سے باز رہے۔

امریکہ نے کیوبا کا سفارت کار نکال دیا

امریکہ نے کیوبا کے ایک سفارت کار جوس ریٹری کو جاسوسی کا الزام لگاکر زبردستی اپنے ملک سے نکال دیا ہے۔ جوس کو پہلے ہی امریکہ سے جانے کا حکم دے دیا گیا تھا لیکن وہ اپنے اوپر لگے ہوئے الزامات کی صفائی دینا چاہتا تھا۔ اس لئے امریکہ ہی میں رہا۔ لیکن گذشتہ روز ایف بی آئی نے انہیں ان کے گھر سے ان کے اہل خانہ سمیت زبردستی اٹھالیا اور کینیڈا جانے والے جہاز میں سوار کرادیا۔ ایف بی آئی نے کہا ہے کہ یہ زبردستی اس لئے کرنی پڑی کہ جوس نے وقت مقررہ میں امریکہ نہیں چھوڑا تھا۔

اصلاحات اور اسلامی تعلیمات

ایران کے صدر خاتمی نے کہا ہے کہ ہم اصلاحات اسلامی تعلیمات کی قیمت پر نافذ نہیں کریں گے۔ سماجی و سیاسی اصلاحات 1979ء کے انقلاب کی روح کے عین مطابق ہیں۔ اس وقت جو خواب دیکھے گئے تھے ان سب خوابوں کو پورا کریں گے۔ صدر خاتمی نے اس عزم کا اظہار کیا کہ ایرانی حکومت دنیا کے سامنے ایسا اسلام متعارف کروائے گی جس میں عوام کو مکمل آزادی حاصل ہوگی۔

پانامہ میں شدید زلزلہ

پانامہ کے دارالحکومت میں آنے والے زلزلے کے شدید جھٹکے نے شہر کو ہلاکر رکھ دیا۔ بجلی کی سپلائی منقطع ہوگئی لوگ خوف کے مارے گھروں اور دفتروں سے باہر نکل آئے۔ زلزلے کی شدت 5ء3 تھی۔

سوڈانی حکومت اور باغیوں کے مذاکرات ناکام

سوڈان کی حکومت اور باغیوں کے درمیان ہونے والے پانچ روزہ مذاکرات کسی نتیجہ پر پہنچے بغیر ختم ہو گئے۔ یہ مذاکرات سوڈان میں تیرہ برس سے جاری خانہ جنگی ختم کرنے کیلئے کئے گئے تھے۔ واضح رہے کہ سوڈان کی اسلامی انتہاپسند حکومت باغیوں کی طرف سے شریعت کے نفاذ کو معطل کرنے کا مطالبہ مسترد کر چکی ہے۔

FOR STANDARDIZED AND QUALITY PRINTING
KHAN NAME PLATES
Name Plates, Stickers, Monograms, Shields
& all type of required Screen Printing
Township. Lhr. Ph: 5150862, Fax: 5123862
email: knp_pk@yahoo.com

بلال فری ہومیوپیتھک ڈسپنسری
زیرسرپرستی - محمد اشرف بلال
زیرنگرانی - پروفیسر ڈاکٹر سجاد حسن خان
اوقات کار - صبح 9 بجے تا شام 4 بجے
وقفہ 12 بجے تا 1 بجے دوپہر - ناغہ بروز اتوار
86۔علامہ اقبال روڈ۔ گڑھی شاہو۔ لاہور

لاہور میں آپ کا اپنا پرنٹنگ پریس
کمپیوٹرائزڈ ڈیزائننگ سے پرنٹنگ جاب مکمل ہونے تک کی سہولت
سلور لنک پرنٹرز
اعلیٰ کوالٹی پرنٹرز
ایڈریس: احسان منزل فسٹ فلور نزد ولیج اسب ڈویژن آفس رائل پارک لاہور فون/فیکس: 92-42-6369887

ملکی خبریں
قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 28 فروری۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 11 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 24 درجے سنٹی گریڈ
منگل 29 فروری۔ غروب آفتاب۔ 6-07
بدھ یکم مارچ۔ طلوع فجر۔ 5-13
بدھ یکم مارچ۔ طلوع آفتاب۔ 6-34

نواز شریف کے وکلاء مقدمے سے دستبردار

سابق وزیراعظم نواز شریف کے دو سینئر وکلاء اعجاز حسین بٹالوی اور خواجہ سلطان احمد نے احتجاجی طور پر طیارہ سازش کیس کے مقدمے سے دستبرداری اختیار کرلی ہے۔ دونوں وکلاء نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ علیحدگی کا یہ فیصلہ عدالت کی طرف سے نواز شریف کے بیان پر پابندی کے خلاف بطور احتجاج کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ دو ماہ تک ساری دنیا نواز شریف کے خلاف پراپیگنڈہ سنتی رہی جب سچ بیان کرنے کی باری آئی تو ان کا قانونی حق چھین لیا گیا۔ جب ہم سائل کی مدد نہیں کر سکتے تو عدالت میں ہماری موجودگی کا کوئی جواز نہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے جیل سے نواز شریف کے نوٹس چرائے جانے پر کوئی نوٹس نہیں لیا ان میں آئین کی دفعہ 244 کے تحت فوجی افسر کا وہ حلف بھی تھا جس کے تحت وہ ملک اور آئین سے وفاداری اور سیاسی سرگرمیوں میں حصہ نہ لینے کی قسم کھاتا ہے۔ نواز شریف یہ حلف عدالت کے روبرو پڑھ کر سنانا چاہتے تھے۔

بھارتی چوکی پر حملہ 7 فوجی ہلاک

بھارت نے الزام لگایا ہے کہ پاکستان کی فوج نے لائن آف کنٹرول پر واقع ایک بھارتی چوکی پر حملہ کرکے بھارتی فوج کے ایک افسر سمیت 7 فوجیوں کو ہلاک کردیا۔ بھارتی فوج کے میجر جنرل بی ایس بندرا نے دعویٰ کیا ہے کہ دو بھارتی فوجیوں کی لاشیں پاکستانی فوجی اپنے ساتھ لے گئے۔ پاکستان نے اس کی تردید کی ہے۔

حرکت الجہاد نے ذمہ داری قبول کرلی

کنٹرول لائن پر بھارتی چوکی پر اتوار کی علی الصبح حملے کی ذمہ داری حرکت الجہاد اسلامی نے قبول کرلی ہے۔ کوٹلی کی مساجد میں لاؤڈ سپیکروں پر مجاہدین نے کارروائی کا اعلان کیا اور بتایا کہ وہ تین بھارتی فوجیوں کے سرکاٹ لائے ہیں اور ایک کیپٹن کی لاش بھی لے آئے ہیں۔

پسرور میں بم دھماکہ سے ایک ہلاک

پسرور میں سائیکل پر رکھے گئے بم کا دھماکہ ہونے سے ایک مزدور ہلاک اور 10 باراتی زخمی ہوگئے۔

کوئی پچھتاوا نہیں

سابق وزیراعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ جنرل پرویز مشرف کو ہٹانے پر کوئی پچھتاوا نہیں۔ ان کو فوج میں تفریق پیدا ہونے سے بچانے کے لئے ریٹائر کیا گیا۔ پریس کو جاری کئے گئے ایک بیان میں انہوں نے کہا کہ فوجیوں نے میری روح تباہ کردی۔ نیب آرڈیننس غیر اسلامی غیر آئینی اور انتقام پر مبنی ہے۔

اتفاق رائے کے بغیر دستخط نہیں ہونگے

وزیر داخلہ معین الدین حیدر نے کہا ہے کہ اتفاق رائے کے بغیر حکومت سی ٹی بی ٹی پر دستخط نہیں کرے گی۔

پیپلز پارٹی مزاحمت کرے گی

بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ آئین کے ساتھ مذاق کی کوشش کی گئی تو پیپلز پارٹی مزاحمت کرے گی پیپلز پارٹی اور جمہوریت لازم و ملزوم ہیں۔ آمریت کے حامی حکومت کو غلط راہ پر ڈالنے کی کوشش کررہے ہیں۔

صدر کلنٹن کو خوش آمدید

امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ صدر کلنٹن کو پاکستان آمد پر خوش آمدید کہیں گے۔ مہمان نوازی ہمارا فرض ہے۔ امریکہ ہمارے لئے بہت اہم ہے۔

نواز شریف سے انصاف ہونا چاہئے

بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ فوج ٹینک چلا سکتی ہے ملک نہیں۔ نواز شریف سے انصاف ہونا چاہئے۔ آئین معطل ہوجانے کے بعد اب ملک میں میری واپسی ممکن نہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں نے کبھی فوج سے نواز حکومت کی برطرفی کا مطالبہ نہیں کیا۔ تینوں فریقوں کی رضامندی تک مسئلہ کشمیر حل نہیں ہوسکتا۔ پاکستان اور بھارت اوپن بارڈر پالیسی اپنالیں۔ بینظیر نے کہا کہ انہیں نواز شریف سے ہمدردی ہے۔

کراچی میں ہڑتال کی کال

متحدہ قومی موومنٹ (ایم کیو ایم) اور جئے سندھ قومی محاذ (جسقم) نے مشترکہ طور پر ہڑتال کی کال دے دی۔ ریڈیو تہران کے مطابق ایک ہفتہ قبل بھی انہوں نے ہڑتال کی کال دی تھی لیکن بعدازاں واپس لے لی گئی۔ لیکن اس مرتبہ ہڑتال کا امکان ہے۔ گورنر سندھ ائرمارشل (ر) عظیم داؤد پوتہ نے کہا ہے کہ ہڑتال کرنے والوں سے سختی سے نبٹا جائے گا۔

ہمارے ہاں جستی روم کولر۔ کوکنگ رینج۔
ہر قسم کے پنکھے اور ہر طرح کے ڈونکی پمپ دستیاب ہیں۔ نیز ریپئرنگ کا کام بھی تسلی بخش کیا جاتا ہے۔
الفضل الیکٹرونکس
آفس فون 5114822 5118096
کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور

فریم ورک کا اعلان آئندہ ماہ

وفاقی وزیر بلدیات عمر اصغر خان نے کہا ہے کہ اختیارات کی نچلی سطح پر منتقلی کیلئے فریم ورک کا اعلان آئندہ ماہ ہوگا۔

اعلانِ داخلہ
الصادق ماڈرن اکیڈمی ربوہ میں 1999ء سے پرائمری کلاسز کا اجراء ہو چکا ہے۔ لہذا یکم مارچ اور سات مارچ کو 'پریپ 'ون' اور 'ٹو' کلاسز کیلئے داخلہ ٹیسٹ ہونگے۔
(سلیبس نصرت جہاں اکیڈمی کے عین مطابق ہوگا)
مینیجر الصادق ماڈرن اکیڈمی ربوہ

والدین کے لئے خوشخبری
☆ کڈز وزڈم ہاؤس میں جونیئر اور سینئر نرسری کے ساتھ ساتھ اب پریپ (PREP) کلاس کا اجراء
☆ 21 ویں صدی کے تقاضوں کے پیش نظر جدید ترین انگلش میڈیم کورسز
☆ ہر طالب علم کے لئے PREP کلاس سے ہی کمپیوٹر کی لازمی تعلیم۔
☆ ہر طالب علم کے طبّی معائنہ کی سہولت
☆ یسرنا القرآن اور دینی تعلیم و تربیت پر خصوصی توجہ
PREP کلاس کا داخلہ ٹیسٹ 4 مارچ بروز ہفتہ صبح 9 تا 1 بجے۔
جونیئر اور سینئر نرسری میں بھی داخلہ جاری ہے۔
اپنے بچوں کے بہتر مستقبل کیلئے پورے اعتماد سے رابطہ فرمائیں
کِڈز وزڈم ہاؤس
دارالبرکات ربوہ۔ فون نمبر 212745

البشیرز
معروف قابل اعتماد نام
پیچ
جیولرز اینڈ بوتیک
نئی روایتی نئی جدت کے ساتھ زیورات و ملبوسات
اب چوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں بااعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم البشیر الحق اینڈ سنز
شوروم ربوہ 04524-510
فون شوروم چوکی 04942-3171

ہمارا نصب العین۔ دیانت۔ محنت۔ عمل پیہم
رجسٹرڈ دارالصدر غربی ربوہ
ہیون ہاؤس پبلک سکول
نرسری تا ہشتم۔ مکمل انگلش میڈیم
اپنے بچوں کی مضبوط تعلیمی بنیاد اور کامیاب تعلیم و تربیت کیلئے خاص طور پر ہماری مثالی نرسری اور پریپ کلاسز سے فائدہ اٹھائیں
یکم مارچ سے نئے داخلے
ضرورت لیڈی ٹیچر۔ برائے تدریس سائنس
یکم مارچ کو 9 تا 12 بجے سندات کے ہمراہ انٹرویو کیلئے تشریف لائیں۔
پرنسپل
پروفیسر راجا نصر اللہ خان
فون نمبر 211039

دمہ، پرانی کھانسی، زکام، چھینکیں، انفلوئنزہ

Asthma Course	Rs. 100/-	دمہ، سانس کی تنگی کا مستقل علاج
Cold Cure Tabs	Rs. 20/-	نیا زکام بچوں کا زکام (خوش ذائقہ ٹکیاں)
Cold Cure Caps	Rs. 25/-	پرانا بار بار لگنے والا زکام
Cough Cure Tabs	Rs. 20/-	نئی کھانسی بچوں کی کھانسی کیلئے خوش ذائقہ ٹکیاں
Cough Cure Caps	Rs. 25/-	پرانی یا بار بار ہونے والی کھانسی کیلئے
Sneezing Cure Caps	Rs. 25/-	چھینکیں یا الرجک زکام جس میں چھینکیں زیادہ آئیں
Influenza Cure Tabs	Rs. 20/-	انفلوئنزہ بخار "فلو" چھینکوں زکام کے ساتھ حرارت ہونا
Flue Curative Smell	Rs. 25/-	نزلہ زکام انفلوئنزہ ناک کی بندش میں سونگھنے سے آرام

تفصیلی لٹریچر مفت طلب فرمائیں۔ بذریعہ ڈاک Rs.5/- کے ٹکٹ ارسال فرمائیں۔
فون کلینک 771-419
ہیڈ آفس 213156
کلینک 211283
کیوریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل۔ ربوہ

CPL No. 61